عید کی چھٹی

پرانے زمانے میں دستور تھا کہ بچے اساتذہ کے گھروں میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے جایا کرتے تھے اور اساتذہ انھیں ان کا سبق یاد کراتے تھے۔ جن بچوں کو سبق یاد ہوتا انھیں چھٹی مل جاتی اور جنھیں یاد نہیں ہوتا تھا ان کی چھٹی بند ہو جایا کرتی تھی۔ اسی سے متأثر ہو کر شاعر نے کہا تھا:

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اس کو چھٹی نہ ملی جس کو سبق یاد ہوا

یہ بات مکتب عشق کے بارے میں ٹھیک ہو یا نہ ہو اس مکتب کے بارے میں ضرور صحیح ہے جو روزے کی شکل میں مسلمانوں کے لیے ہر سال رمضان میں لگایا جاتا ہے۔ ماہ رمضان میں لوگوں کو روزہ کی سخت مشقت میں ڈال کر یہ سبق دیا جاتا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لیے کسی بھی حد تک جانے کی صلاحیت ہے۔ چاہے انھیں شدید گرمیوں میں پیاس کی اذیت اٹھانی پڑے یا موسم گرما کے طویل روزوں میں بھوک کی اذیت سہنی پڑے، وہ یہ صلاحیت اور قدرت رکھتے ہیں کہ رب کے لیے یہ سب جھیل لیں۔ اکثر لوگ یہ سب کچھ ایک ماہ تک کرتے رہتے ہیں، مگر افسوس کہ وہ اصل سبق یاد نہیں کرتے۔ چنانچہ جیسے ہی روزے ختم ہوتے ہیں، ان کی چھٹی ہو جاتی ہے۔ وہ نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ فواحش پر دلیر ہو جاتے ہیں۔ انفاق بھول جاتے ہیں، وغیرہ۔

مگر جو شخص روزے کا اصل سبق یعنی ہر طرح کے حالات میں اطاعت سیکھ لیتا ہے، روزہ کی درسگاہ ختم ہونے کے بعد بھی اس کو چھٹی نہیں ملتی۔ وہ روزے کے بعد بھی اطاعت پر قائم رہتا ہے۔ وہ ہر گناہ سے بچتا اور ہر نیکی کی طرف دوڑتا ہے۔ اس لیے کہ یہ اس کے رب کا حکم ہوتا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے کہ ان لوگوں کو کبھی چھٹی نہیں ملے گی۔ عنقریب جنت میں ان کو ہر پابندی سے مکمل چھٹی مل جائے گی۔ عید کا دن اسی چھٹی کی علامت ہے۔

ابو یحییٰ

عید کا دن

عید خوشیوں کا دن ہے۔ یہ بھوک اور پیاس کی تکلیف اٹھانے کے بعد بے روک ٹوک کھانے پینے کا دن ہے۔ یہ مہینہ بھر رمضان کی مشقت جھیلنے کے بعد ایام عید کی تفریح، راحت اور سرور کا نام ہے۔ یہ عبادت و ریاضت کے ساتھ رب سے جڑے رہنے کے بعد دوبارہ انسانوں کی طرف لوٹنے اور ان سے ملنے ملانے کا دن ہے۔ عید کے دن کی یہ حیثیت سب لوگ جانتے ہیں۔ مگر عید کے دن کی ایک اور حیثیت بھی ہے جسے کم ہی لوگ جانتے ہیں۔ وہ یہ کہ عید کا دن اہل ایمان کے لیے جنت میں داخلے کی ریہرسل اور یاددہانی کا دن ہے۔

اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو امتحان کے لیے پیدا کیا ہے۔ وہ انسانوں کو یہاں اچھے برے حالات سے آزماتے ہیں۔ اپنے بندوں سے ان کا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ وہ حالات کے سرد و گرم اور زمانے کے خیر و شر سے بے نیاز ہو کر خدا پرستی کے رویے پر قائم رہیں۔ لوگ جھوٹ بولیں، لیکن وہ سچ پر قائم رہیں۔ لوگ وعدے توڑیں، مگر وہ ایفائے عہد کو زندگی بنا کر جیئیں۔ لوگ رزقِ حرام کو اپنے دستر خوان کی زینت بنائیں، مگر وہ حصول رزق حلال کو اپنا نصب العین بنائیں۔ لوگ غفلت کی زندگی گزاریں، مگر وہ اطاعت کے راستے پر گامزن رہیں۔

یہ اور ان جیسے مطالبات کو پورا کرتے ہوئے زندگی گزارنا کوئی آسان کام نہیں۔ یہ روزہ کی بھوک پیاس برداشت کرنے جیسا مشکل عمل ہے۔ مگر جو لوگ ساٹھ ستر برس کی مختصر عمر میں یہ کر گئے، انہیں ہمیشہ کے لیے نعمت بھری جنتوں میں داخل کر دیا جائے گا جہاں ہر چیز بلا روک ٹوک انہیں ملتی رہے گی۔ جس دن یہ ہوگا وہ ان کی زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہوگا۔

عید کا دن اُسی آنے والے دن کی یاددہانی ہے جب رکنے، ٹھہرنے، صبر کرنے کے سارے مطالبات ختم کر کے اہل ایمان پر ختم نہ ہونے والی خوشیوں کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

ابو یحییٰ

اگر آپ کو یہ تحاریر پسند آئی ہیں تو انھیں دوسروں سے بھی شیئر کیجیے۔